ای میل مراسلہ شعبۂ انٹرنیٹ، دارالعلوم دیوبند **برائے: دارالافتاء**

مرسل: احمد، پاکستان ahmadee37@gmail.com | جواب: | موضوع:

تاریخ آمد عیسوی: 4/11/2015 | حوالہ نمبر: ۱۷۶ | فتوی ID: 62441 | عنوان:

دستخط: | تاریخ روانگی ہجری: 22/01/1437h | تاریخ ترسیل: | ویب اپلوڈنگ

سوال: السلام علیکم

وبعد: محترم مفتی صاحب! ہماسوال یہ ہے کہ غنی کی اولاد جب بڑے کاروباری ہو اس پر کن کن صورتوں میں قربانی لازم ہے اور کن کن میں نہیں ہے؟

براہ کرم، اگر مفصل اور مدلل جواب ممنون فرمائیں۔

دفتری کارروائی

سوال: ۱۵۸/ن

جواب: ۱۵۵/ن

دارالافتاء میں ارسال ہے

انٹرنیٹ جواب دیدیا جائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق: ۔قربانی یا زکوۃ کے وجوب میں ہر عاقل وبالغ کی الگ الگ ملکیت کا اعتبار ہوتا ہے، پس غنی کی عاقل وبالغ اولاد میں جو صاحب نصاب ہو، یعنی: جس اولاد کے پاس سونا، چاندی، کرنسی، مال تجارت اور حوائج اصلیہ سے زائد کوئی بھی مال دین منہا کرنے کے بعد- اگر دین ہو- چاندی یا سونے میں سے کسی ایک کے نصاب کے برابر ہو، اس پر قربانی واجب ہوگی اور جو صاحب نصاب نہ ہو اس پر قربانی واجب نہ ہوگی۔ اور اگر اولاد باپ کے ساتھ کاروبار میں محض معاون ومددگار رہے تو سارا کاروبار باپ کا ہوگا، اور اگر شریک ہے تو کاروبار میں ان کے شرکت کے بقدر کاروبار کی مالیت مدنظر رکھ کر ان کے صاحب نصاب ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا، اور اگر وہ باپ کے کاروبار میں ماہانہ تنخواہ پر محض ملازم ہیں تو ان کی ذاتی آمدنی اور سرمایہ وغیرہ کا اعتبار ہوگا، الحاصل غنی کی بالغ اولاد باپ کی ملکیت کی وجہ سے صاحب نصاب شمار نہ ہوگی؛ بلکہ خود ان کی اپنی اپنی ملکیت کا اعتبار ہوگا۔ اور غنی کی جو اولاد نابالغ ہو اس پر مفتی بہ قول کے مطابق قربانی واجب ہی نہیں، نہ خود اس کے مال میں اور نہ اس کی طرف سے باپ پر باپ کے مال میں؛ کیوں کہ نابالغ غیر مکلّف ہوتا ہے، اور جو اولاد عاقل نہ ہو؛ بلکہ مجنون وپاگل ہو ، وہ بھی غیر مکلّف ہے، اس پر بھی قربانی واجب نہ ہوگی قال في رد المحتار (کتاب الزکاۃ، باب المصرف ۳: ۲۹۹ ط مکتبۃ زکریا دیوبند): الطفل یعد غنیاً بغنی أبیه بخلاف الکبیر فإنه لا یعد غنیاً بغنی أبیه اھ ،و فی الدر (مع الرد، کتاب الأضحیة ۹: ۴۵۲): وشرائطها الإسلام والإقامة والیسار الذي یتعلق به وجوب صدقة الفطر اھ وفی الرد: قوله: "والیسار الخ": بأن ملك مائتي درهم أو عرضاً یساویها غیر مسکنه وثیاب اللبس أو متاع یحتاجه إلی أن یذبح الأضحیة الخ،وفی الدر (مع الرد ص ۴۵۸، ۴۵۹ منه: ویضحي عن ولده الصغیر من ماله صححه فی الهدایة وقیل: لا صححه فی الکافي ،قال: ولیس للأب أن یفعله من مال طفله ، ورجحه ابن الشحنة ، قلت: وهو المعتمد لما في متن مواهب الرحمن من أنه أصح ما یفتی به ، وعلله فی البرهان بأنه إن کان المقصود الإتلاف فالأب لا یملکه في مال ولده کالعتق أو التصدق باللحم فمال الصبي لا یحتمل صدقة التطوع وعزاه للمبسوط فلیحفظ اھ وفی الرد: قوله: "ویضحي عن ولده الصغیر من ماله ": أي: من مال الصغیر ومثله المجنون ،..........،قوله: "قلت: وهو المعتمد ": واختاره فی الملتقی حیث قدمه وعبر عن الأول بقیل ورجحة الطرسوسي بأن القواعد تشهد له ولأنها عبادة ولیس القول بوجوبها أولی من القول بوجوب الزکاة في ماله اھ ۔فقط واللہ تعالی أعلم۔

محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ

۱۲/۲/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
محمود حسن
بلند شہری

الجواب صحیح
... اللہ عفی عنہ